کہ مرزا غلام قادیانی نے اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا ہے۔ تم کیسے عقل مند ہو کہ ایسے شخص کو مصلح اور نبی مانتے ہو؟

مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ہم ربوہ میں امن و سلامتی کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ ایمنیسٹی انٹرنیشنل کا پروپیگنڈہ سراسر کذب و افترا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا

قادیانیو! گمراہی کے گڑھے سے نکل کر اسلام کے دامن رحمت میں آجاؤ۔

جلوس آگے روانہ ہوا۔ ربوہ کے بازار بند تھے اور قادیانی دائیں بائیں کھڑے ہو کر احرار زعماء کے

✿ اتباعِ رسول کے بغیر مسلمان کی زندگی نامکمل ہے۔

✿ مجلس احرار اسلام نے تحفظِ ختم نبوت کا حق اداء کر دیا ہے۔

خطبات سن رہے تھے۔ جلوس قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر "ایوان محمود" پہنچا تو اس کے عین سامنے سٹیج تیار تھا۔ ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے یہاں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ربوہ میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی کھلی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ حکومت اس قانون شکنی کا نوٹس لینے کی بجائے قادیانیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں کسی کی کچھ پروا نہیں۔ اکابر احرار نے ہمیں جس راہ پر گامزن کیا تھا ہم اس پر چلتے رہیں گے اور تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے۔

"ایوان محمود" کے سامنے ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری نے جو روح پرور اور ایمان افروز خطاب فرمایا اس کا مکمل متن آئندہ صفحات میں قارئین ملاحظہ کریں گے۔

شاہ جی کے خطاب کے بعد جلوس ربوہ بس سٹاپ پہنچا۔ احرار کی موجودگی میں قادیانی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں سید خالد مسعود گیلانی نے مختصر خطاب میں کہا کہ سید خالد مسعود گیلانی نے رقت انگیز دعاؤں کے ساتھ جلوس کے اختتام کا اعلان کیا۔

مرزا طاہر پانچ منٹ میری آنکھوں سے آنکھیں ملا لے تو حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔

ایوانِ محمود ربوہ کے سامنے ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری کا مرزا طاہر کو چیلنج

۱۲ ربیع الاوّل کو مسجد احرار ربوہ میں سترویں سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے اختتام پر احرار کارکنوں نے حسبِ سابق ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ نے ایوانِ محمود کے عین سامنے شرکاء جلوس سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ جو قادیانیوں کے لئے دعوت حق ہے۔ ذیل میں اس اہم خطاب کا مکمل متن ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے (ادارہ)

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، ولارسول بعدہ ولامعصوم بعدہ ولا امام بعدہ، ولاامۃ بعد امتہ وصلی اللہ تبارک و تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وابنائہ وبناتہ وذریاتہ واتباعہ اجمعین۔ اما بعد فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا آخرا لانبیاء وانتم آخرالامم وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی اوکماقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کماصلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی محمد کا بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراہیم ان حمید مجید۔

معزز سامعین کرام، جانسپارو! سرفروشو! دین کے فداکار و محمد ﷺ کی ختم نبوت پر جان دینے والو، احرار جگردارو! تم لائق صد افتخار ہو کہ اللہ نے تمہیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ اس کے برگزیدہ و فرستادہ سید الاوّلین والاخرین مولائے کائنات فرِ موجودات محمد مصطفی احمد مجتبی خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کے پھریرے اس سرزمین پر تم نے لہرائے۔ اس کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنا خون، اپنی جان اور آبرو تک لٹا دو۔ یہی مسلمان کا اثاثہ ہے، یہی دنیا و آخرت کی فلاح و نجات کا ذریعہ ہے۔

سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے پہلی بات یہ کہ دنیا میں صرف ایک ہی ذات ایسی ہے جو حیات

انسانی کے لئے ہمہ جہت کامل و اکمل نمونہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذات، کوئی شخصیت، تھی، نہ ہے اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ جو کامل ہو، اکمل ہو، زندگی کے معمولی سے معمولی عمل اور حرکت سے لیکر اقتدار اور جہانبانی کے اصول، سب کچھ سرور عالم ﷺ کی ذات میں جمع فرما کر، کامل اکمل بنا کر اللہ نے بنی نوع انسان کو ایک ھادی اور رہبر عطا فرمایا۔ قرآن مجید کی جو آیت کریمہ اللہ پاک نے تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اللہ اسمیں یہ بات فرما رہے ہیں کہ "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" بے شک تحقیق محمد ﷺ کا اسوہ، طرز زندگی، آپ کا رہن سہن، آپ کی زندگی کے رویئے ہی تمہارے لئے سب سے اعلیٰ وارفع ہیں۔ انہی کی زندگی میں تمہارے لئے طرز زندگی ہے۔ لیکن یہ نمونہ کس کے لئے ہے؟ ان اہل ایمان کے لئے ہے جو آخرت پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ ان اہل ایمان کے لئے ہے جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔ ذکر کے کثرت کا معنی اور مفہوم وہ نہیں کہ جو ہم وضع کئے پھرتے ہیں اور اختیار کیا ہوا ہے۔ یہاں ذکر کی کثرت کا مطلب زندگی کے تمام امور کو سرانجام دینے کے لئے ہدایات کو مد نظر رکھتے ہیں ان اہل ایمان کو صرف ایک

میں مرزائیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں میرے نانا ﷺ کے قدموں میں آجاؤ، دنیا کی تمام قیدوں سے آزاد ہو جاؤ گے

ہی ذات کامل و اکمل نظر آئیگی جس کا نام نامی اسم گرامی ہے محمد ﷺ..... حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ایک اللہ کے علاوہ کائنات کی تمام طاقتوں کا انکار اور ایسا انکار کہ پھر ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا رشتہ باقی نہ رہے۔ ایک اللہ کے علاوہ دنیا نے جتنے حاکم اور معبود بنا رکھے ہیں ان سب کا کلیتاً انکار۔ اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے اس پہلے طرز عمل کو جب تک دنیا میں کوئی انسان کلمہ پڑھنے کے بعد قبول نہیں کرتا۔ اس کو مسلمانوں کی صف میں قطعاً شامل نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمان ہونے کے لئے یہ لازم ہے کہ اللہ کی حاکمیت کے علاوہ تمام بادشاہوں اور تمام حاکموں کا باغی بن جائے۔ اگر وہ اللہ کی حاکمیت کے ہوتے ہوئے کسی اور کی حاکمیت کو کسی بھی درجے میں قبول اور تسلیم کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ سرور عالم ﷺ نے اپنی تیئس برس کی محنت شاقہ سے سب سے پہلی مسلمانوں کی جماعت، امت مسلمہ کا سب سے پہلا گروہ، اسلامی ریاست کے سب سے پہلے باشندے، اسلامی معاشرے اور اسلامی تہذیب و تمدن، ثقافت، اور کلچر کا سب سے پہلے نمونہ صحابہ کرام کی جماعت کی شکل میں پیش کیا۔ صحابہ کرامؓ نے سب سے پہلے اسی کردار کو زندہ کیا۔ اسی کردار کو قبول کیا جس کردار کا اعلان سرور عالم ﷺ نے فاران کی چوٹیوں پر کھڑے ہو کر کیا۔ آج اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے، اور اس کے دل میں اللہ کے علاوہ کسی کا ڈر اور خوف بھی موجود ہے تو خدا اس کو ایمان والوں میں شامل کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔

میں اپنے آپ کو نبی ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کی جوتی کو لگی ہوئی خاک کے برابر بھی نہیں سمجھتا لیکن عظمت محمد ﷺ رب محمد ﷺ اور عظمت محمد ﷺ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دنیا کے کسی خطے میں لیجاؤ، مجھے الیکٹرک چئیر پر بٹھا دو، زہر کا پیالہ میرے ہاتھ میں دیدو، مجھے تختہ دار پر لٹکا دو، میں یہی اعلان کروں گا کہ خدا وند قدوس کے دیئے ہوئے نظام کے علاوہ کائنات کے تمام نظام باطل ہیں۔ جو آدمی اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اپنی حفاظت کے لئے کفار سے مدد طلب کرتا ہے اس کے متعلق فیصلہ کرو، اپنے ضمیر میں جھانکو، اے ربوہ کے باسیو! مرزا طاہر کو اسی ایوان میں بلاؤ، میرے ہاتھ پاؤں باندھ دو، سیدھے نہیں الٹے باندھ دو، میرا منہ بھی بند کر دینا، اس کو کہو کہ پانچ منٹ میری آنکھ میں آنکھ ڈال لے یہیں حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ میں بخاری کا بیٹا اکیلا آؤں گا، تم برطانیہ امریکہ کی فوج ساتھ لیکر آنا۔ میں پیدل آؤں گا تم

❄ تم نے برطانیہ و امریکہ سے تحفظ کی بھیک مانگی ہے۔

میرا جوتا بھی برطانیہ سے پناہ نہیں مانگتا

❄ مجھے کلنٹن مل جائے تو میں اپنی جوتی سے اس کی ٹھتھنی توڑ دوں گا

پاجیرو اور ہوائی جہاز پر بیٹھ کر آنا میں کھدر پہن کر آؤں گا تم ریشم و حریر پہن کر آؤ۔
تم ساری دنیا کی لذتوں سے بھرپور کھانے کھا کر آنا میں روزہ رکھ کر آؤں گا۔ فیصلہ ہو جائے گا۔
تم آؤ! چھٹے منٹ میں فیصلہ ہو گا۔ میرا اللہ ساتواں منٹ نہیں آنے دے گا۔ میرا اللہ وہ ہے جو ہمیں محمد ﷺ نے سب سے قوی اور سب سے عظیم ہے تلاش کر کے دیا ہے۔ برطانیہ نے تلاش کر کے نہیں دیا۔ امریکہ کے سائنس دانوں کی دریافت نہیں ہے۔ یہ محمد ﷺ کا دیا ہوا رب ہے۔

ربوہ والو! ہم یہاں تمہیں ذلت دینے کے لئے نہیں آئے۔ بلکہ عزت دینے کے لئے آئے ہیں۔ میں تمہیں اپنے نانا ﷺ کے اسوہ کے مطابق دین کی دعوت دیتا ہوں کہ آؤ میرے نانا ﷺ کے قدموں میں، ان کے دین پر آجاؤ۔ ان کا کلمہ پڑھ لو۔ ان کی غلامی کا طوق پہن لو۔ دنیا کی تمام قیدوں سے آزاد ہو جاؤ گے۔ تم بہادر بن جاؤ گے۔ تم بے پناہ ہو جاؤ گے۔ تمہیں کسی فوج کی ضرورت نہیں ہو گی۔ تم درخواستیں نہیں دو گے۔ تم رات کو آرام سے سوؤ گے۔ اللہ تمہارے ناموس کا تحفظ کرے گا۔ تمہیں برطانیہ سے تحفظ کی بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ میں کیا میرا تو جوتا بھی برطانیہ سے پناہ نہیں مانگتا۔ مجھے امریکی مل جائے تو میں اس جوتی سے کلنٹن کی تھوتھنی توڑ دوں گا۔

احرار، تمہارے دشمن نہیں خیر خواہ ہیں۔ احرار، یہودیوں عیسائیوں اور مشرکوں کافروں کے دشمن ہیں۔ جنہوں نے تمہیں گمراہ کر کے تمہارا ایمان لوٹ لیا ہے۔ ہم تمہیں کفار کی غلامی سے نکلنے اور نبی کریم ﷺ کی

غلامی قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ تم سمجھتے کیوں نہیں ہو؟ چلو ایک ہفتہ ہمارے کہنے پر تجربتہً گزار کے دیکھ لو۔ اگر مزا آئے تو ہمارے ساتھ آجانا ورنہ تمہارا مقدر!

اپنا اپنا ہے مقدر، اپنا اپنا ہے نصیب
ہو گیا کوئی مسلماں، کوئی مرزائی بنا

حضور ﷺ کا اسوہ یہی ہے کہ دنیا کے ہر اس انسان کے پاس جاؤ جو جہنم کی طرف بھاگ رہا ہے۔ اس کا رخ موڑو اس کو جنت کی طرف لاؤ۔ اس کو اپنے اصل گھر کی طرف لاؤ۔ انسان کا اصل گھر جہنم نہیں جنت ہے۔ یہ جہنم میں جاتا ہے تو ایسی ہی بغاوتیں کر کے۔

محمد ﷺ کے طریقے کو چھوڑ کر جب کفار کے طریقے پر انسان چلتا ہے تو پھر سیدھا جہنم میں جاتا ہے۔

"وان هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه ولاتتبعو السبل فتفرق بکم عن سبیلہ"

اور حکم کیا یہ راہ ہے میری سیدھی۔ سو اس پر چلو اور مت چلو اور راستوں پر کہ وہ تم کو جدا کر دیں گے اللہ کے راستے سے۔ (الانعام آیت: ۱۵۳)

میں تختہ دار پر بھی یہی کہوں گا کہ اللہ کے دیئے ہوئے نظام کے علاوہ کائنات کے تمام نظام باطل ہیں

اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک میرا راستہ سیدھا راستہ ہے۔ محفوظ و مامون راستہ ہے۔

دوسرے راستے پر مت جاؤ تباہ ہو جاؤ گے، تفرقہ میں پڑ جاؤ گے۔ قادیانیو! ہم اپنے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے تمہارے گھر تک آئے ہیں، تمہیں دین کی دعوت دینے آئے ہیں۔ اللہ، دین اسلام تمہارے نصیبوں میں لکھ دے (آمین) ہم اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر التجا کریں گے کہ اللہ یہاں تک تو ہم لے آئے ہیں دلوں کے تالے تیرے قبضہ میں ہیں تو کھول دے۔ اس کی طاقت تجھ کو ہے ہمیں نہیں۔ پھر تمہاری مرضی کہ تم ابو بکرؓ کی طرح کلمہ پڑھ کے آجاؤ۔ یا ابولہب کی طرح اڑ جاؤ۔ اس فیصلے کا اختیار تمہارے پاس ہے۔

اللہ نے اپنے حکم کے ذریعے کچھ فیصلے انسان کو کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔ انسان اپنے ارادے اور اپنے عمل سے جنت یا جہنم میں جاتا ہے۔ جب اللہ نے کہہ دیا کہ بنی نوع انسان کے لئے زندگی کے تمام امور کو سرانجام دینے کے لئے بہترین اور کامل و اکمل نمونہ محمد علیہ الصلواۃ والسلام کی ذات میں ہے، ان کی زندگی کے تمام اعمال میں ہے۔ اگر مرزا کو نبی مانو گے تو پھر تمہیں اس کے طریقے پر چلنا ہوگا۔ جس کو نبی نا جائے تو پھر ماننے والے کے لئے فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اسی کے طریق پر چلے۔

تم مجھے یہ بتاؤ محمد علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی ساری زندگی میں کسی ایک کافر بادشاہ کو حکومت کی ترقی، اور امداد کے لئے خط لکھا؟

نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے زمانے کی سب سے بڑی سلطنت اور ان کے زیر سایہ رہنے والی تمام چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کے بادشاہوں کو دین کی دعوت دی کہ

اسلم تسلم

ہمارا دین قبول کر لو اور مسلمان بن جاؤ۔ تم حفاظت میں آجاؤ گے، تم پناہ میں آجاؤ گے۔ نہیں تو جزیہ دو، ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔ اس حفاظت کا تمہیں ہم کو جزیہ دینا ہو گا۔ اگر یہ نہیں تو پھر نبی نے فرمایا ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ تلوار کرے گی۔ یہ ہے ہمارے نبی کی شان۔

تمہارا نبی درخواستیں دیتا ہے۔ ایک حکومت برطانیہ اور پھر عورت کو، ملکہ وکٹوریہ کو، بڑے ہی افسوس کی

مرزا طاہر! تم اسی ایوانِ محمود میں آجاؤ!

تم برطانیہ کی فوجوں کی حفاظت میں آؤ میں بخاری کا بیٹا اکیلا آؤں گا تم دنیا بھر کے کھانے کھا کر آؤ، میں روزہ رکھ کر آؤں گا، تم پاجیرو میں بیٹھ کر آؤ، میں پیدل آؤں گا تم میرے ہاتھ پاؤں باندھ دو اور منہ پر پٹی باندھ دو مگر تم میری آنکھوں سے آنکھیں ملا لو میرا خدا چھٹے منٹ میں فیصلہ کر دے گا۔

بات ہے۔

نبی اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے، اس زور والے خدا کا نمائندہ، ڈرتا ہے اللہ کی مخلوق سے۔ پناہ مانگتا ہے کفار و مشرکین سے؟ ان کی ایک عورت سے؟ جس کے متعلق ایک انگریز نے لکھا ہے کہ ملکہ کے تین سو یار تھے۔

اس خبیثہ کو یہ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ کہ تو زمین کا نور ہے۔ اور پھر دعویٰ نبوت کا کرتے ہیں، استغفراللہ! نبوت تو بہت بڑی بات ہے۔ آئندہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کے غلاموں کے ایمان، یقین اور جرأت کا صرف ایک واقعہ سناتا ہوں۔

حضرت عقبہ بن نافعؓ مصر کے فاتح ہیں، مراکش تیونس الجزائر کو فتح کیا ہے جب علاقوں کے علاقے فتح کرتے ہوئے شمالی افریقہ پہنچے تو وہاں بربر قبائل کچھ منافقانہ روش رکھتے تھے لشکر ساتھ تھا۔ رات ہو گئی، صحابہ نے اور ساتھیوں نے عرض کی کہ حضرت آبادی میں قیام کرتے ہیں۔ فرمانے لگے نہیں مجھے ان پر اعتماد نہیں ہے۔ سامنے ایک بہت بڑا گھنا جنگل تھا۔ وہ جنگل اپنی خوفناکی، اپنے درندوں، ڈسنے والے اور کاٹنے والے کیڑوں مکوڑوں کے لئے مشہور تھا۔ اس جنگل کو کبھی کسی انسان نے عبور نہیں کیا، فرمانے لگے میرا جی چاہتا ہے کہ اس جنگل کو کاٹ کے یہیں شہر بناؤں۔

علاقے کے لوگ آئے۔ کہنے لگے کہ مسلمانوں کی شامت آگئی ہے۔ یہ دنیا فتح کرتے کرتے مغرور ہو گئے ہیں۔ ہم صدیوں سے یہاں رہتے ہیں، ہمارے آباؤاجداد جنگل کے اس کنارے سے دوسرے کنارے تک نہیں گئے مگر یہ کہتے ہیں کہ شہر بسائیں گے۔ ساتھیوں نے بھی منع کیا، فرمانے لگے نہیں۔ لشکر میں موجود صحابہؓ کو بلوالیا۔ سب کو بلا کر کہا کہ آپ وضو کر کے دعا کیجئے۔ نفل پڑھے۔ سب لشکر نے مل کر دعا مانگی۔

حضرت عقبہ بن نافعؓ جنگل کے کنارے پر کھڑے ہو کر کہا

"ایها اسباع والحشرات"

اے جنگل کے درندو، اے کیڑے مکوڑو، ڈسنے اور کاٹنے والو! ہم محمد ﷺ کے غلام ہیں۔

ارحلوا عنا فانا نازلون

تم یہ جنگل چھوڑ کر چلے جاؤ ہم یہاں قیام کرنا چاہتے ہیں۔

فمن وجدناه بعده

کہ اگر اس کے بعد ہمیں تم میں سے کوئی جنگل میں نظر آیا "قتلناہ" ہم اس کو مار دیں گے۔ تو پھر علاقے کے لوگوں نے دیکھا کہ پھر تمام چرند پرند، چوپائے، حشرات اپنی اولادوں کو منہ میں دبا کر جنگل چھوڑ کر چلے گئے۔

تم نبی کی بات کرتے ہو تم مرزا طاہر کے متعلق کہتے ہو کہ نبی زادہ ہے جس نے برطانیہ سے پناہ مانگی۔ پھر

کبوتر با کبوتر باز با باز

❖ مرزا قادیانی برطانوی نبی تھا اسی لئے اس کا پوتا برطانیہ کی آغوش میں پناہ گیر ہے

❖ اگر تم سچے ہوتے تو مرزا طاہر مدینہ میں پناہ لیتا!

جو جس کا ہوتا ہے وہی اس کی حفاظت کرتا ہے

محمد ﷺ اور دیگر تمام انبیاء اللہ کے فرستادہ تھے، اللہ نے فرمایا

"یا ایها الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک۔ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ" واللہ یعصمک من الناس۔

اے رسول پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام اور اللہ تجھ کو بچا لے گا لوگوں سے (المائدہ آیت:٦٧)